



سوال

(20) صف بندی کی اہمیت اور طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صف بندی میں پاؤں کس طرح ملانے چاہئیں؟ ہمارے ہاں عموماً صرف رکوع میں ملائے جاتے ہیں۔ بعض لوگ صرف پاؤں کی ایک انگلی ملا لیتے ہیں۔ معترض کہتے ہیں پورا پاؤں ملانے سے ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ پاؤں ملانے کے مسائل کتاب و سنت کی روشنی میں واضح کیجیے۔ (انجمن تہذیب و تمدن، لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز باجماعت میں صف بندی کی اہمیت بہت زیادہ ہے صف درست کرنا اقامت صلوٰۃ میں سے ہے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَنْ وَضَعَتْكُمْ قَانَ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ اَقَامَةِ الصَّلَاةِ)

"صفیں درست کرو بے شک صفوں کی درستی اقامت صلوٰۃ میں سے ہے۔"

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب اقامة الصف من تمام الصلوة (723))

اس حدیث کے دوسرے طریق میں الفاظ ملوں ہیں۔

(مَنْ وَضَعَتْكُمْ قَانَ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَامِ الصَّلَاةِ)

"صفیں درست کرو بے شک صف کی درستگی نماز کے پورا کرے سے ہے۔"

صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب تسوية الصفوف واقامتها 124/433 البوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب تسوية الصفوف (668) ابن ماجہ، کتاب اقامہ الصلوٰۃ والسنة فیہا، باب اقامة الصفوف (993) مسند ابی عوانہ 2/38 سنن الدارمی باب فی اقامة الصفوف (1266) مسند احمد 3/177 (291'279'273'253'3/177)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صفوں کو درست کرنا اقامہ الصلوٰۃ اور تمام صلوٰۃ سے ہے اور ان کا ٹیڑھا ہونا نماز کے نقصان کا موجب ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:



"نماز میں صفت قائم کرو بے شک صفت قائم کرنا نماز کے حسن میں سے ہے۔"

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب اقامہ الصفت من تمام الصلوٰۃ (722) عبد الرزاق (2424)

الموہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(احسن اقامہ الصفت فی الصلاة)

"نماز میں صفتوں کی درستگی اچھے طریقے سے کرو۔" (مسند احمد 2/485)

اس حدیث کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

(صحیح الترغیب والترہیب 1/271 (496) صحیح ابن حبان (موارد 384) مجمع الزوائد 2/92)

ان صحیح احادیث سے بھی معلوم ہوا کہ صفت کا صحیح و درست رکھنا نماز کے حسن و خوبصورتی میں سے ہے اور اس کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اگر صفت کی درستگی صحیح نہ ہوگی تو نماز کے اندر نقصان لازم آئے گا صفتوں کی درستگی اور ان کا سیدھا ہونا رکوع ہی میں نہیں بلکہ قیام سے ہی ضروری و لازمی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے صفتیں درست کرتے تھے، پھر نماز شروع کرتے تھے۔ اگر صفت میں نقص ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اصلاح فرماتے۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفت درست کرتے تھے یہاں تک کہ اسے نیزے یا تیر کی طرح کر دیتے۔ ایک دفعہ آپ نے ایک آدمی کا سینہ آگے بڑھا ہوا دیکھا تو فرمایا: اپنی صفتوں کو درست کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کے درمیان مخالفت ڈال دے گا۔ بعض روایات میں چہروں کی بجائے دلوں کا ذکر ہے۔

(ابن ماجہ، کتاب اقامہ الصلوٰۃ والسینۃ فیہا، باب اقامہ الصفت (994) واللفظ لہ البوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب تسویۃ الصفت (663) صحیح مسلم 128/436 صحیح البخاری (717 مختصراً)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک صفتوں میں گھس جاتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سینوں اور کندھوں کو چھوتے اور کہتے، اختلاف نہ کرو تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے اور کہا کرتے تھے، بے شک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے پہلی صفتوں پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔

(البوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب تسویۃ الصفت (664) نسائی، کتاب الامامۃ باب کیف یقوم الامام الصفت (810) ابن ماجہ (997)

زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ براء بن عازب کی حدیث کی سند صحیح اور اس کے تمام روایات ثقہ ہیں۔

ان احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ صفت کی درستگی نماز شروع کرنے سے پہلے ہونی چاہیے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امام کا کام صفتیں درست کرنا بھی ہے۔ اگر کہیں صفت میں خلل ہو تو اسے چلبیہ کہ وہ صحیح کرائے پھر نماز شروع کرے۔ لیکن افسوس کہ ائمہ مساجد آج اس بات کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔ اقامت کسے کے ساتھ نماز شروع کر دی جاتی ہے۔ صفتوں کی درستگی نہیں کرائی جاتی۔ نماز میں ہر شخص کو اس طرح کھڑا ہونا چاہیے کہ اپنے ساتھ والے کے کندھے کے ساتھ کندھا اور پاؤں کے ساتھ پاؤں پورا ملا ہوا ہو، درمیان میں کوئی خلا نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلا پر کرنے کا حکم دیا ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں :

یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : صفوں کو قائم کرو اور کندھوں اور بازوؤں کو برابر کرو اور شکاف بند کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لئے خالی جگہ نہ چھوڑو اور جو شخص صفت کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا اور جو صفت کو کاٹے گا اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) کاٹے گا۔

(ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب تسویۃ الصفوف (666) نسائی، کتاب الامتہ، باب من وصل صفا (818) المستدرک للحاکم 1/213 امام حاکم و امام ذہبی نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا علامہ البانی نے اسے صحیح کہا صحیح الترغیب والترہیب (492) مسند احمد (2/98)

امام منذری اس حدیث میں لفظ "فرجات" کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :

"الفرجات جمع فرج موعی المكان الخالی بین الاثنین"

"یہ فرج کی جمع ہے اور اس کا مطلب دو آدمیوں کے درمیان خالی جگہ ہے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں شکاف بند کرنے چاہئیں اور دو آدمیوں کے درمیان خالی جگہ نہیں ہونی چاہیے لہذا جو لوگ دو نمازیوں کے درمیان چار انگلیوں یا اس سے زیادہ فاصلے کرتے ہیں، ان کا عمل درست نہیں۔ انہیں اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

(تقدیرات احمد بالذوق منہ بمنصب صاحبہ، وقدم بقدمہ، ولو ذہبت نفل ذلک لری أحمد کم کانہ بل شمس)

"البتہ ہم نے دیکھا، ہم میں سے ہر کوئی اپنے کندھے اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا پاؤں اپنے ساتھی کے پاؤں کے ساتھ چپکا دیتا تھا اور اگر تو آج کسی کے ساتھ ایسا کرے تو ان میں سے ہر کسی کو دیکھے گا کہ (وہ ایسے بدکتا ہے) گویا وہ شریخ پر نچر ہے۔"

(ابن ابی شیبہ (3524) مطبوعہ دار التاج بیروت فتح الباری 2/211 عمدة القاری 5/260)

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر متوجہ ہو کر فرمایا : اپنی صفوں کو قائم کرو۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ کہی۔ اللہ کی قسم تم ضرور اپنی صفیں سیدھی کرو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے درمیان مخالفت ڈال دے گا۔ صحابی فرماتے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ نمازی اپنا کندھا اور بازو اپنے ساتھی کے کندھے اور بازو سے، اپنا گھٹنا اس کے گھٹنے سے اور اپنا ٹخنہ اس کے ٹخنے سے ملا دیتا تھا۔

(ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب تسویۃ الصفوف (662) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الرقاق المنکب بالمنکب والقدم بالقدم تعلیقا، مسند احمد، 4/276، ابن حبان (396) دار قطنی 283'1/282 بیہقی 101'3/100)

ابو عثمان النہدی فرماتے ہیں :

"كنت فیمن ضرب عمر بن الخطاب قدمه الاقامة للصفت فی الصلاة"

"میں ان لوگوں میں سے ہوں جن کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پاؤں پر نماز میں صفت قائم کرنے کے لئے مارا تھا۔"



(المحلی لابن حزم 4/58 موسوعۃ فقہ عمر بن خطاب ص 445، ابن ابی شیبہ (3530) 1/309، فتح الباری 2/210)

صلح بن کیسان سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر فرماتے تھے :

"ان تحزبتنا یحب الی من ان یری خلای الصیف فلا یندہ"

"مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ میرے دو دانت ٹوٹ جائیں اس بات سے کہ اگر میں صاف دیکھوں اور اسے بند نہ کروں۔"

(عبدالرزاق (2473) 2/57، ابن ابی شیبہ 1/333، المحلی لابن حزم 4/59)

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ و حسنہ سے معلوم ہوا کہ نماز شروع کرتے وقت پہلے صاف سیدھی کی جائیں۔

اگر صاف میں کوئی خلا ہو تو اس کو بند کیا جائے اور امام کا یہ فریضہ ہے کہ وہ صاف درست کرائے ہر نمازی اپنے بھائی کے کندھے کے ساتھ کندھا اور پاؤں کے ساتھ پاؤں ملائے اور اپنے بھائی کے ہاتھ میں نرم ہو جائے۔ جب صاف درست ہو جائے تو امام نماز شروع کرے اور یہ عمل قیام سے ہی شروع ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ قیام میں تو کندھوں میں اور پاؤں میں وقفہ ہو اور رکوع میں ملانا شروع کر دیں۔ اس طرح پاؤں کی صرف ایک انگلی نہیں بلکہ پورا قدم ملایا جائے جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ملاتے تھے۔ اور قدم ملانے سے شریر نخر کی بدکنا نہیں چاہیے۔ پاؤں ملانے اور شگاف بند کرنے سے نمازی اللہ تعالیٰ سے اجر کا مستحق قرار پاتا ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح عمل کی توفیق بخشے اور ہمیں ہر قسم کے افراط و تفریط سے محفوظ فرمائے۔

صداما عنہدی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3 - کتاب الصلوٰۃ - صفحہ 98

محدث فتویٰ